حج بیت اللہ روحانی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ

از: ریحان اختر، ریسرچ اسکالر
شعبۂ دینیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

اسلام میں عبادتیں دو طرح کی ہیں، ایک کا تعلق انسان کے جسم سے ہوتا ہے، مثلاً نماز، روزہ وغیرہ اور عبادت کی دوسری قسم کا تعلق انسان کے مال سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صاحبِ ثروت کی ذاتی کمائی میں معذور اور مجبور بندگانِ خدا کا بھی حصہ ہوتا ہے، جو زکوٰۃ صدقات کی شکل میں حق داروں کو پہنچایا جاتا ہے۔ ان دو عبادتوں کے مجموعے کو حج کہا جاتا ہے، جس میں جسمانی عبادت کے ساتھ مالی عبادت بھی انجام پاجاتی ہے۔ شاید اسی حقیقت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے خداوند عالم نے صرف صاحب استطاعت مسلمانوں پر ہی اس عبادت کو فرض کیا ہے، جس کی انجام دہی کے لیے جسمانی مشقت، مالی اخراجات کے ساتھ اپنے اہل وعیال اور وطنِ عزیز کی جدائی کا غم بھی اٹھانا پڑتا ہے۔

جس طرح نماز، روزہ اور زکوٰۃ تمام عبادتیں سابقہ شریعتوں میں فرض تھیں، اسی طرح کسی مقدس ومحترم مقام کی زیارت کے لیے جانا بھی کسی نہ کسی صورت تمام شریعتوں میں تھا؛ مگر حقیقتاً فریضۂ حج ملت ابراہیمی کی یادگار ہے جو قیامت تک زندہ تابندہ رہے گی۔ قرآن پاک میں متعدد آیات میں حج بیت اللہ کی زیارت کا ذکر آیا ہے۔ اور آیات قرآنی میں حج کے تمام ضروری احکام وہدایات واضح کردی گئی ہیں۔ فریضۂ حج صرف صاحب استطاعت لوگوں پر ہے، اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إلیه سَبِیْلا۔ (آل عمران آیت ۹۷)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کے لیے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔

حج تو درحقیقت خدا کی اس مقدس سرزمین پر حاضری کا نام ہے، جہاں نبیوں، رسولوں اور برگزیدہ بندوں نے اپنی حاضری کے ذریعہ اطاعت وبندگی کا فریضہ انجام دیا ہے، اور اپنی اطاعت وبندگی کا عہد وپیمان کیا ہے۔ درحقیقت اس فریضہ کی ادائیگی کے ذریعہ خدا کی بارگاہ میں اپنی غلطیوں سے توبہ کرنا اور اپنے انتہائی محسن ومنعم ومولیٰ ومالک کو منانا ہے؛ تاکہ وہ ہم پر نظر رحمت کردے اور ہمارے ساتھ عفودرگزر کا معاملہ کرے؛ کیوں کہ وہ رحم وکرم اور لطف وعنایت کا بحرِ بےکراں ہے۔

حج انسان کو کس طرح سے اللہ رب العزت کی نگاہ میں معزز ومکرم اور موقر ومحترم بنادیتا ہے اور حج کی ادائیگی کے بعد اس کی زندگی میں کیسی زبردست تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے اور کس طرح سے اس کی تربیت ہوجاتی ہے، پیغمبر اعظم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّة. (مشکوۃ المصابیح کتاب المناسک،ص:۲۲۰)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے ادا کرو؛ اس لیے کہ یہ دونوں افلاس اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے میل کو دور کردیتی ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ عَنِ الْمَسْجِدِ الأَقْصٰى إلى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ عَنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ وَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (مشکوۃ المصابیح، کتاب المناسک،ص:۲۲۲)

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص احرام باندھے حج اور عمرہ کا مسجدِ اقصیٰ سے مسجد حرام تک اس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور جنت اس کے لیے واجب ہوجاتی ہے۔

حج بیت اللہ تو مومنین کے لیے توبہ وانابت، روحانی تربیت، اور رجوع الی اللہ کا بہترین ذریعہ ہے اور بندگی وطاعت اور خودسپردگی کا مظہر ہے۔ ایک مومن کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ عشقِ خداوندی اور محبتِ الٰہی سے اپنے قلوب واذہان کو مسحور رکھے۔ جب احرام باندھے

اور تلبیہ ”لبيك اللّٰهم لبيك“ کا ورد کرے، تو ایسا محسوس ہو کہ بارگاہ الٰہی سے بندہ کو اطاعت و فرمانبرداری کے لیے بلایا جارہا ہے، اس پکار سے آدمی کے اندر عبدیت و بندگی کا احساس تازہ ہو اور خواہش نفس پر قابو پانے کا جذبہ نشو ونما پائے۔ اس عمل سے ہر ہر قدم پر تواضع وانکساری، روحانی کیف وسرور، خوف وخشیت، اخلاص وللّٰہیت پیدا ہوجائے۔ صبر وتحمل کی عادت پڑ جائے، فریضۂ حج کی ادائیگی سے مؤمن ایسا پاک وصاف ہوجاتا ہے کہ حدیث نبوی ﷺ التائب من الذنب کمن لا ذنب له کا حقیقی مصداق بن جاتا ہے۔

بحسن وخوبی اس فریضہ کی ادائیگی کے بعد آدمی کی پوری ذات اطاعت وبندگی، خوف وخشیتِ ربانی اور فنا فی اللہ کا ترجمان بن جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ ہر برے عمل سے اجتناب کرنے لگتا ہے، اس کے اندر اعمالِ صالحہ کی طرف سبقت کا ذوق وشوق بڑی تیزی سے بڑھ جاتا ہے، اس کی زندگی میں انقلاب آجاتا ہے، اب اس کی زندگی میں ایک نئی روح، ایک نئی حیات اور اس کا ایک نیا دور شروع ہوجاتا ہے، جس میں دین ودنیا کی بھلائیاں جمع اور دونوں کی کامیابی شامل ہوتی ہے۔

حج بیت اللہ درحقیقت وہ عظیم الشان فریضہ ہے جس میں ایک حاجی کو وقت کی قربانی دینا پڑتی ہے، مال خرچ کرنا پڑتا ہے اور جسمانی مشقتیں جھیلنا پڑتی ہیں۔ مزید برآں اعزہ واقرباء اور احباب ورفقاء سے دور ہوکر اوران کی یادوں کو بالائے طاق رکھ کر اللہ رب العزت اور اس کے حبیب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادوں کے ورد کو اس تربیتی کورس میں اپنی زندگی کا شیوہ بناتا ہے، اس طرح اس کے اندر اخلاص وللّٰہیت، اخوت ومحبت، ایثار وقربانی اور دوسرے ان تمام اوصافِ حسنہ کو نشو نما دینے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے جس کے دوربیں اثرات ونتائج اس کی عملی زندگی میں سامنے آتے ہیں اور پھر بلاشبہ اس کی زندگی قوم وملت بلکہ پوری دنیا کے لیے موجبِ سعادت ورحمت ثابت ہوجاتی ہے۔

❁ ❁ ❁